

جناب فیڈل کاسٹرو

سابق صدر کوبا

نیٹو نے ہی جدید ٹیکنالوجی سے قذافی کی گاڑی شناخت کی اور حفاظتی قافلے کو تباہ کیا

سویت یونین نے امریکا کو اپنے وجود کے جواز کے طور پر استعمال کیا تھا، جیسے ہی سوویت یونین کی تحلیل ہوئی تو نیٹو نے آگے بڑھ کر عالمگیر سطح پر جبر ڈھانے کا کردار سنبھال لیا۔ سریا کے لوگوں کو بے دریغ قتل کرنے سے نیٹو کے قیام کا مقصد بہتوں کی سمجھ میں آ گیا حالانکہ سریا کے لوگوں نے نازی ازم کو شکست دینے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ بارشل ٹیٹو کی وفات کے بعد جب سابق یوگوسلاویہ کی شکست و ریخت شروع ہوئی تو بہت سے معاملات الجھ کر رہ گئے۔ مارچ ۱۹۹۹ء میں کوسوو کے علیحدگی پسندوں کی مدد کے لئے نیٹو نے فوجی بھیجے۔ سابق یوگوسلاویہ کی افواج تب تک درست حالت میں تھیں، اسپین میں دائیں بازو کے ہوزے ماریہ ایزنر کے مشورے پر نیٹو نے سریا میں بنیادی ڈھانچے کی وی اسٹیشنوں، پلوں، وردار حکومت، بلغراد کی اہم عمارات کو نشانہ بنانا شروع کیا۔ اندھا دھند بمباری سے بلغراد میں چینی سفارت خانے کی عمارت تباہ ہوئی اور متعدد افسران مارے گئے۔ اس میں اندازے کی غلطی کا کوئی شاہد نہیں تھا جبکہ ایک دعویٰ کیا جاتا رہا ہے۔ سریا کے بہت سے لوگوں نے بھی جان سے ہاتھ دھوئے۔

سریا کے صدر سلوبودان میلوسویچ نے 'سویت یونین کی تحلیل اور غیر معمولی جارحیت کے باعث' نیٹو کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور کوسوو میں اقوام متحدہ کے پرچم تلے بین الاقوامی افواج کی موجودگی کا مطالبہ مان لیا، سلوبودان میلوسویچ کو مستغنی ہونا پڑا اور عالمی عدالت انصاف میں ان پر مقدمہ بھی چلایا گیا جو بہت حد تک استعماری انداز کا تھا۔ اگر میلوسویچ نے کچھ دن اور مزاحمت کی ہوتی تو نیٹو شدید بحران کا شکار ہو جاتی اور پورا خطہ پھٹ پڑتا۔ یوں نیٹو کو اپنے زیر نگین ارکان پر بالادستی قائم کرنے کا بھرپور موقع ملا۔

سال رواں میں ۱۲ فروری سے ۱۷ اپریل کے دوران کیوبا ڈیٹ ڈاٹ کام پر نیٹو کے کردار کے حوالے سے ۹ مضامین لکھے، جن میں لیبیا میں نیٹو کے ممکنہ کردار کے حوالے سے بھی خصوصی طور پر بحث کی گئی تھی۔ جو کچھ لیبیا میں ہونے والا تھا اس کی طرف بھی میں نے اشارے کر دیئے تھے۔

مجھے ایک بار پھر اس غلطی کی وضاحت کرنا چاہیے جس کا معمر قذافی کو نشانہ بنایا گیا۔ جدید ترین ٹیکنالوجی کے ذریعے ان کی گاڑی کا سراغ مل گیا۔ قذافی کو انہی لوگوں نے قتل کیا

جنہیں نیو نے مسلح کیا تھا۔

غذائی کی لاش کو خرابی کے طور پر کئی جگہ پیش کیا گیا۔ اسلام یا کسی بھی دوسرے مذاہب کی تعلیمات کسی بھی انسان کی لاش کے ساتھ اس نوعیت کے کھلواڑ کی اجازت نہیں دیتیں۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ بہت جلد لیویا حقیقی جمہوری اور انسانی حقوق کا پاسدار ملک ہوگا۔

۸ ماہ قبل ۱۲ فروری کو میں نے لکھا تھا کہ نیو لیویا پر قبضے کی تیاری کر رہی ہے تب بہتوں کو ایسا لگا تھا کہ جیسے میں بڑھک لگا رہا ہوں میں نے لکھا تھا کہ شمالی افریقا میں معدنی وسائل پر قبضہ مغربی فورسز کے لئے زبردست تحریک کا کردار ادا کر رہا ہے معدنی وسائل اور بالخصوص تیل کے ذخائر پر کنٹرول حاصل کر کے عالمی سیاست کو مرضی کی سمت موڑا جاسکتا ہے۔ آج کی تہذیب تیل کی بنیاد پر کھڑی ہے۔ جنوبی امریکا میں وینزویلا تیل کی دولت سے مالا مال ہونے کے باعث استعماری قوتوں کے جبر کا نشانہ بنا۔ قدرت نے تیل کی جو دولت وینزویلا کے حصے میں رکھی تھی اس پر امریکا قابض اور متصرف ہو بیٹھا ہے۔

دوسری جنگ عظیم ختم ہوتے ہی امریکا نے ایران، سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک سے بڑے پیمانے پر تیل نکالنا اور بنوڑنا شروع کر دیا۔ تیل کی عالمی پیداوار ۸۰ لاکھ بیرل یومیہ تک جا پہنچی۔ اس کے علاوہ امریکی سرزمین پر موجود تیل اور گیس نکالنے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ساتھ ہی ساتھ امریکا نے ایٹمی ٹیکنالوجی کی مدد سے بھی بجلی پیدا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔

دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر تیل اور گیس نکالنے اور بے دریغ صرف کرنے سے ماحول کو شدید نقصان پہنچا ہے ماحول کو بچانے والے نقصان کی تلافی کے لئے اقدامات کی ضرورت پر کبھی زور نہیں دیا گیا۔

دسمبر ۱۹۵۱ء میں لیویا پہلا افریقی ملک تھا جس نے غیر ملکی تسلط سے آزادی حاصل کی۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران اس کی سرزمین جرمن اور برطانوی افواج کے درمیان میدان جنگ بنی رہی تھی۔ لیویا کا ۹۵ فیصد حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔ جدید ترین ٹیکنالوجی کی مدد سے لیویا میں تیل کی تلاش شروع ہوئی جو بہت جلد ہار آ ورتا ہوتی۔ لیویا کی سرزمین سے اعلیٰ درجے کا لائٹ آئل نکلا جس کی پیداوار اچھے وقتوں میں ۱۰ لاکھ ۸۰ ہزار بیرل یومیہ تک پہنچی۔ لیویا میں گیس کے بھی وسیع ذخائر موجود ہیں۔ لیویا کا بیشتر رقبہ زیر زمین دولت سے مالا مال ہے۔ یہی سبب ہے کہ صحرا میں پینے کے صاف پانی کی پائپ لائنوں کا جال بچھا ہے جو ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک محیط ہے۔

ستمبر ۱۹۶۹ء میں لیویا میں انقلاب برپا ہوا۔ بدو پس منظر کے کرنل معمر قذافی اس انقلاب کے مرکزی کردار تھے۔ جب وہ جمال عبدالناصر کے خیالات سے بہت متاثر تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ معمر قذافی نے بیشتر اہم فیصلے اس وقت کئے جب مصر کی طرح لیویا میں بھی کمزور اور کرپٹ بادشاہت کو ختم کر دیا گیا۔

ہو سکتا ہے کہ آپ قذافی سے متفق ہوں اور شاید نہ بھی ہوں۔ لوگوں کے ذہنوں پر طرح طرح کی خبروں

سے حملہ کیا جاتا ہے۔ بالخصوص ماس میڈیا کے ذریعے۔ لیبیا میں جو کچھ ہوا اسے بہتر طور پر سمجھنے اور کچ کو جھوٹ سے الگ کرنے کیلئے کچھ دیر انتظار کرنا پڑے گا۔ اس وقت تو شدید انتشار کا عالم ہے۔ میرے نزدیک یہ بات بالکل واضح ہے کہ امریکا کی حکومت لیبیا میں امن کے قیام کے حوالے سے ذرا بھی فکر مند نہیں۔ اور موقع دیکھتے ہی وہ چند دنوں یا چند گھنٹوں میں نیوٹن کو لیبیا پر کنٹرول کا اشارہ دے سکتی ہے۔

معمر قذافی کے حوالے سے طرح طرح کے دعوے کئے جا رہے ہیں کسی نے کہا کہ وہ ویزویلا جانے کی تیاری کر رہے تھے ایسا نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ معمر قذافی اپنی سرزمین چھوڑنے کا سوچ بھی سکتے تھے۔ دنیا میں کوئی بھی باخیر اور انصاف پسند انسان ظلم کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اسوقت لیبیا میں نیوٹن جو کچھ رنے کی تیاری کر رہی ہے اس پر بھی عالمی برادری خاموش نہیں رہے گی۔ لیبیا کے عوام کے خلاف جس سنگین جرم کے ارتکاب کی تیاری کی جا رہی ہے اس پر خاموش رہنا عالمی برادری کے لئے کسی طور مناسب نہ ہوگا۔ نیوٹن کی قیادت جو جنگ اور قتل و غارت پر یقین رکھتی ہے اپنے عزائم کو عملی جامہ پہنا کر رہے گی اور ہمیں اس کی مذمت کرنا ہی چاہیے۔

(بکریہ روزنامہ "اسلام")

(تبصرہ کتب)

(بقیہ صفحہ ۸۰ سے)

”اس میں ایسے عجیب و غریب اور نادار مسائل ہیں جو اس کے علاوہ دوسرے کتب میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتے۔ مثلاً جن و انس کے مابین نکاح کا عدم جواز یہ وہ مسئلہ ہے جس کے بیان میں مصنف سے قبل کسی نے سبقت نہیں پائی۔ یہ کتاب پاک و ہند کے مختلف مطالع سے چھپی یکن کثیر الاغلاط اور غیر واضح خط ہونے کے سبب اس سے کما حقہ فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ بنابرین دارالعلوم زکریا جنوبی افریقہ کے کتب خانہ کے انچارج مولانا محمد عثمان بستوی نے پانچ نسخوں کو سامنے رکھ کر اس کی تصحیح تحقیق و تخریج اور تعلق کے عظیم کام کے لئے کمر ہمت باندھی اور الحمد للہ سولہ مہینوں میں یہ ممبر آ زما کام بحال تک پہنچا دیا اس سارے کام میں مگرانی معاونت اور مشاورت بلکہ شریک کار ہونے کا عمل ہمارے المل وطن شاہ منصور (صوابی) کے معروف علمی خالوادے کے چشم و چراغ، جید، تبصرہ باذوق عالم اور فقہ فتویٰ میں خاصا درک لکھنے والی شخصیت مولانا مفتی رضاء الحق نے انجام دیا۔ دارالعلوم تھانیہ کے ساتھ ان کا اور ان کے اکابرین (جو وقت کے جدید بغدادی تھے) کا تعلق کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اللہ ان کو مزید توفیق سے نوازے۔ کتاب میں محقق موصوف نے جا بجا جدید مسائل چھیڑنے کیساتھ ساتھ مفتی بہ مذہب، راجح مرجوح، مختار اور غیر مختار کا تعین الفاظ غریبہ اور مصطلحات فقیہ کے معانی، تعریفات، تخریج احادیث، بلاد و اماکن اور عظیم شخصیات علیہ کے تعارف جیسے اہم امور بھی انجام دیئے۔ اس کتاب کی نشر و شاعت کا اہم کام زرم پبلشرز نے انجام دیا ہے۔ اپنی روایات کے موافق نہایت عمدہ کاغذ، طبعات اور لمینیشن جلد کے ساتھ پیش کیا گیا۔ زرم پبلشرز نے تھوڑے ہی عرصہ قبل اس میدان میں قدم رکھا لیکن عمدہ معیار کی وجہ